Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۱ شوال ۱۳۹۷ھ ۶ اخاء ۱۳۵۶ہش ۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۲۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

میری اہلیہ تین دن سے شدید بیمار ہیں بستر پر کروٹ بھی نہیں بدل سکتیں احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(عبد الرحمٰن دہلوی دار الصدر شمالی ربوہ)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو چند کیمسٹری، فزکس اور ریاضی کے مضامین میں ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے سائز کی فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹوسٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

آئندہ ملاقات صرف جمعرات کے روز ہوا کرے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہفتہ میں صرف ایک دن یعنی جمعرات کے روز ہوا کرے گی اب اتوار کو ملاقات نہیں ہوگی۔ احبابِ کرام نوٹ فرمالیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بزرگ ہے اور آپ کی اعلیٰ درجہ کی روشن تاثیریں ہیں

جن کی بدولت انسان کو مومن، عارف، آیت اللہ اور حجت اللہ کا مرتبہ عنایت کیا جاتا ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوارِ باطنی ان کی اُمّت کے کامل متبعین کو پہنچ جاتے ہیں اور سمجھنا چاہیئے کہ اس انعکاسِ انوار سے کہ جو بطریق افاضۂ دائمی نفوسِ اُمّتِ محمدیہ پر ہوتا ہے دو بزرگ امر پیدا ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدرجۂ غایت کمالیت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ جس چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے اور ہمیشہ روشن ہوتا ہے وہ ایسے چراغ سے بہتر ہے جس سے دوسرا چراغ روشن نہ ہو سکے۔ دوسرے اس اُمّت کی کمالیت اور دوسری اُمّتوں پر اس کی فضیلت اس افاضۂ دائمی سے ثابت ہوتی ہے اور حقیت دینِ اسلام کا ثبوت ہمیشہ تر و تازہ ہوتا رہتا ہے صرف یہی بات نہیں ہوتی کہ گذشتہ زمانہ پر حوالہ دیا جائے اور یہ ایک ایسا امر ہے کہ جس سے قرآن شریف کی حقانیت کے انوار آفتاب کی طرح ظاہر ہو جاتے ہیں اور دینِ اسلام کے مخالفوں پر حجتِ اسلام پوری ہو جاتی ہے اور معاندینِ اسلام کی ذلّت اور رُسوائی اور روسیاہی کامل طور پر کُھل جاتی ہے کیونکہ وہ اسلام میں وہ برکتیں اور وہ نور دیکھتے ہیں جن کی نظیر کو وہ اپنی قوم ... میں ثابت نہیں کر سکتے ... حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر شانِ بزرگ ہے اور اس آفتابِ صداقت کی کیسی اعلیٰ درجہ پر روشن تاثیریں ہیں جس کا اتباع کسی کو مومن کامل بناتا ہے کسی کو عارف کے درجے تک پہنچاتا ہے کسی کو آیت اللہ اور حجت اللہ کا مرتبہ عنایت فرماتا ہے اور محامدِ الٰہیہ کا مورد ٹھہراتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۸ تا صفحہ ۲۶۱)

"میرا ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبتِ الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جُھک جاتا ہے اور اس کا اُنس اور شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ر اخاء ۱۳۵۶ھ ش
۶ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

اسلام کے دُنیا میں غالب آنے کے دو قرآنی ذرائع

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو اصلاحِ خلق کی غرض سے مبعوث فرماتا ہے تو ابتداء میں چند سعید الفطرت لوگوں کے سوا لوگوں کی غالب اکثریت نہ صرف یہ کہ اُس مامور کی آواز پر کان دھرنے سے انکار کر دیتی ہے بلکہ اس کی تکذیب کرنے اور اس پر ایمان لانے والوں کو اذیتیں پہنچانے اور دُکھ دینے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتی۔ اُس وقت اُن قلیل التعداد لوگوں پر جو اُس مامور من اللہ پر ایمان لے آتے ہیں یہ بات بہت شاق گزرتی ہے کہ لوگ ایک کھلی ہوئی صداقت کو جو اپنے ساتھ روشن دلائل رکھتی ہے اور جس میں شک کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں کیوں قبول نہیں کرتے؟

وہ مخالفینِ حق کی طرف سے پہنچائی جانے والی اذیتوں کو صبر سے برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ اُن کے لئے ان اذیتوں اور تکلیفوں کو برداشت کرنا چنداں مشکل نہیں ہوتا، اس لئے کہ صداقت ان پر کھل چکی ہوتی ہے اور وہ اُس کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے ہیں البتہ یہ امر اُن کے لئے ازحد تکلیف دہ ہوتا ہے کہ آخر لوگ حق سے اعراض کرنے سے کیوں باز نہیں آتے؟ روشن دلائل اور تائیدی نشانوں کا ان پر کیوں اثر نہیں ہوتا؟ اور وہ گمراہی میں بھٹکنے پر کیوں مُصر ہیں؟ یہ چیز خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے لئے بھی بہت اچنبھے اور دُکھ کا موجب تھی اور اُن کے لئے سوہانِ رُوح بنی ہوئی تھی۔ کفارِ مکہ کے مظالم کو تو وہ صبر سے برداشت کر رہے تھے لیکن یہ امر کہ لوگ کھلی ہوئی صداقت کو کیوں قبول نہیں کرتے انہیں بے چین کئے دیتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بے چینی اور پریشانی کا قرآن مجید میں ذکر کر کے انہیں تسلی دلائی کہ بالآخر ایک وقت آئے گا کہ یہ لوگ بھی اس صداقت کو قبول کر لیں گے لیکن قبل اس کے کہ خدائی مشیت کے ماتحت وہ وقت آئے انہیں چاہیئے کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے اُن تک پیغامِ حق پہنچانے اور ان کی ہدایت یابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں اور اپنے اِن ہر دو فرائض سے ہرگز غافل نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس جدوجہد اور دعاؤں کو قبول کر کے صداقت کے نشان ظاہر کرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ مقررہ وقت آ جائے گا جب یہ لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے اور اپنے سابقہ مظالم اور زیادتیوں پر پشیمان ہو کر خدا تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے ان دو فرائض کی طرف توجہ دلانے کی غرض سے فرمایا:-

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰي فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝
(الانعام آیت ۳۶)

ترجمہ:۔ (اے قرآن کے مخاطب!) اگر ان (یعنی کافروں) کی رُوگردانی تجھ پر گراں گزرتی ہے تو اگر تجھ میں طاقت ہے کہ زمین میں کسی سرنگ کی یا آسمان کی طرف کسی سیڑھی کی تلاش کر سکے اور پھر ان کے لئے کوئی نشان لا سکے (تو بے شک ایسا کر) اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو ضرور ہدایت پر جمع کر دیتا۔ پس تُو ناواقفوں میں سے ہرگز نہ بن (بلکہ اصل حقیقت سے باخبر ہونے کے باعث خدا کی مشیت پر صبر کر)۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حق سے منکروں کے عمداً اعراض کا علاج بتایا ہے کہ مومنوں کو چاہیئے کہ وہ حسبِ استطاعت دو کام کریں ایک یہ کہ زمین میں کوئی سرنگ تلاش کریں دوسرے یہ کہ کوئی ایسی سیڑھی تلاش کریں جس سے وہ آسمان میں جا سکیں اور پھر اس امر کے امیدوار رہیں کہ خدا تعالیٰ کوئی ایسا نشان ظاہر کرے جو منکروں کی آنکھیں کھولنے والا ہو۔ یہاں زمین میں سرنگ تلاش کرنے سے مراد زمینی تدبیر ہے یعنی مومنوں کو چاہیئے کہ وہ منکروں کے اعراض سے مایوس نہ ہوں بلکہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو وہ ان تک پیغامِ حق پہنچاتے چلے جائیں۔ اسی طرح آسمان میں سیڑھی تلاش کرنے سے مراد آسمانی تدبیر ہے یعنی مومنوں کو چاہیئے کہ وہ منکروں تک صرف پیغامِ حق پہنچانے پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ ساتھ کے ساتھ اُن کی ہدایت یابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں بھی کریں۔ ان ہر دو قسم کی تدابیر کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی ایسا نشان ظاہر کرے گا جو صداقت کو آشکار کرنے کا موجب ہو گا اور کچھ نہ کچھ لوگ اس نشان سے متاثر ہو کر صداقت کو قبول کر لیں گے۔ سو مومنوں کا فرض یہ ہے کہ وہ منکروں کے اعراض سے ہرگز دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ تبلیغ اور دعاؤں میں لگے رہیں اس کے نتیجہ میں وقفہ وقفہ سے خدائی نشان ظاہر ہوتے چلے جائیں گے اور منکرین ان نشانوں کو دیکھ کر رفتہ رفتہ قبولِ حق کی طرف مائل ہوتے رہیں گے اور بالآخر وہ مقررہ وقت بھی آ جائے گا جب یہی منکر فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے اور حق پورے طور پر غالب آ جائے گا۔ خدا نے یہی چاہا ہے کہ حق بتدریج غالب آئے۔ خدا تعالیٰ چاہتا تو سب کو ایک ہی دفعہ حق پر جمع کر دیتا لیکن چونکہ اُس نے ابھی ایسا نہیں چاہا تو ابتداء میں حق آہستہ آہستہ ہی پھیلے اور غالب آئے گا۔ ایسی صورت میں مومنوں کا فرض یہ ہے کہ وہ زمینی اور آسمانی ہر دو قسم کی تدابیر بروئے کار لاتے چلے جائیں کبھی تھکنے کا نام نہ لیں اور نہ درماندہ ہوں۔ اسی میں غلبۂ حق اور ان کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔

پھر ایک اور سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ منکرینِ حق گمراہی میں مبتلا ہونے کے باوجود اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہوئے حق کو مٹانے کے لئے اپنے طور پر زمینی اور آسمانی تدابیر بروئے کار لائیں یعنی وہ اہلِ حق کو ورغلانے کی کوشش کریں اور خدا سے اپنی کامیابی کے لئے دعائیں بھی مانگیں لیکن چونکہ ان کی یہ کوششیں خدا تعالیٰ کے منشاء کے خلاف ہوں گی اس لئے وہ سراسر بے اثر رہیں گی اور وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:-

وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝
(العنکبوت آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ (اے منکرو!) تم نہ زمین میں نہ آسمان میں خدا کو اس کی مرضی کے خلاف مجبور کر سکو گے اور خدا کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے نہ مددگار۔

یہی وجہ ہے کہ مومن جب منکرینِ حق کو راہِ راست پر لانے کے لئے تبلیغ کے ذریعہ ان کے دلوں میں سرنگ لگاتے ہیں اور دعاؤں کو زینہ بنا کر آسمان پر پہنچنے اور خدائی تائید و نصرت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کی یہ کوششیں بارآور ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ لوگ حق کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ برخلاف اس کے جب منکرینِ حق اسی قسم کی کوششیں بروئے کار لا کر اہلِ حق کو ورغلانے اور انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اُن کی یہ کوششیں رائیگاں جاتی ہیں۔ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کے مطابق اُن کی زمینی کوششوں کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا اور وَمَا دُعَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ کے مطابق ان کی آسمانی کوششیں بھی بے ثمر رہتی ہیں۔ مومنوں کو ورغلانے کے سلسلہ میں وہ جو کوشش بھی کرتے ہیں وہ برباد ہوئے بغیر نہیں رہتی اور اسی طرح ان کی دعائیں منشاء الٰہی کے برخلاف ہونے کے باعث ان کے منہ پر مار دی جاتی ہیں اور ہرگز بھی قبول نہیں ہوتیں۔

الغرض غلبۂ حق کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر دو فرض عائد کئے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ حق کی تبلیغ کرتے چلے جائیں۔ دوسرے یہ کہ غلبۂ حق کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اِن ہر دو فرائض کی کماحقہٗ ادائیگی کے ساتھ غلبۂ حق کے مقصد میں ان کی کامیابی وابستہ ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اِن ہر دو فرائض کو پوری مستعدی سے ادا کرنے اور کرتے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔ اس آخری زمانہ میں اسلام کا ساری دنیا میں غالب آنا انہی دو فرائض کی کماحقہٗ ادائیگی پر موقوف ہے اور ان ہر دو فرائض کی کماحقہٗ ادائیگی کی غرض سے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو قائم کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

اسلامی سوسائٹی میں شگفتہ مزاجی اور پاکیزہ مذاق کے متعلق ہدایات

اور

حضرت سرورِ کائنات کا اسوۂ حسنہ

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ

حضرت حسنؓ سے کھیل:

ایک مرتبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسنؓ (بچپن میں) کھیل رہے تھے حضورؐ نے بچہ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا۔ اور ہنستے ہوئے فرمایا:-

"بیٹا اوپر چڑھو!"

وہ ننھے پاؤں حضورؐ کے جسم مبارک سے ٹیکتا ہوا اوپر چڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ حضورؐ کی چھاتی پر کھڑا ہو گیا۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ "منہ کھولو"۔ اس نے منہ کھولا تو حضورؐ نے سینے سے لگا کر اُسے بوسہ دیا اور اس سے کھیلتے رہے۔ جبکہ صحابہؓ "قدسی نانا" اور نواسےؓ کا یہ پیار اور کھیل دیکھ کر محظوظ ہوتے رہے۔ (بخاری)

پیٹ جھوٹا ہے:

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ "میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے" آپؐ نے فرمایا "اسے شہد پلاؤ!"

اس نے دوبارہ حاضر ہو کر عرض کیا۔ "کوئی آرام نہیں"۔ آپؐ نے فرمایا۔ "شہد پلاتے رہو"۔

وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ "درد ویسے ہی ہے"۔ آپؐ نے پھر فرمایا۔ "شہد ہی دو!"

اس نے چوتھی دفعہ حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ "حضورؐ ابھی تک افاقہ نہیں"۔ آپؐ نے خوش طبعی کے رنگ میں فرمایا:-

"تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے اور خدا کا کلام فیہ شفاءٌ للناس یقیناً سچا ہے۔ اس لئے جا اور اسے شہد پلا اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔"

چنانچہ اس نے پھر جا کر اسے شہد دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بھائی کو شفا دیدی کیونکہ شہد سے پیٹ کی سب غلاظتیں نکل گئی تھیں (بخاری)

ایک بدوی کی زیادتی پر مسکراہٹیں:

جس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ حتی کہ اس کے غضب پر بھی غالب ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی سراپا رحمت ہی رحمت تھے اور حضورؐ کی رحمت نرمی۔ ہمدردی۔ محبت اور مسکراہٹیں ہمیشہ حضورؐ کے غصہ یا غضب پر غالب رہتی تھیں اور حضورؐ اکثر زیادتی کرنے والے کی زیادتی پر بھی مسکراتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضورؐ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ جسم مبارک پر نجرانی موٹی چادر تھی ایک اعرابی نے آپؐ کو پکڑ لیا اور چادر پکڑ کر ایسے زور سے دبایا یا چادر گھمائی کہ کندھوں اور گردن کے درمیانی حصہ پر نشان پڑ گئے۔ بعد اس کے اعرابی نے کہا۔ "مجھے بھی اللہ کے اس مال میں سے جو آپؐ کے پاس ہے کچھ دے۔" حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ حضورؐ اس کی اس حرکت پر مسکراتے رہے اور اس کے مطالبہ پر فرمایا۔ "اس کی ضرورت پوری کردی جائے۔" جس پر عمل کیا گیا۔ (بخاری)

یہ مدینہ شریف کا واقعہ ہے جبکہ آپ دنیوی لحاظ سے بھی شہنشاہ تھے کاش دنیا کے جابر بادشاہ حضورؐ کے اس پاک نمونہ پر عمل کریں اور نرمی اور محبت اور انصاف کو اپنا شعار بنائیں۔

گوز خطا ہونے پر ہنسی سے روک دیا:

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم میں باہم کسی قسم کے بیجا سوتیا پن اور تحقیر آمیز مذاق کو کسی صورت میں بھی کبھی رائج نہ ہونے دیا بلکہ اس سے بڑی سختی سے روک دیا۔

چنانچہ ایک مرتبہ مجلس میں کسی سے گوز خطا ہو گئی تو دوسرے لوگ اس پر اپنی ہنسی نہ روک سکے جس پر حضورؐ نے انہیں تنبیہ فرمائی۔ کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ فرمایا۔ کہ تمہیں کسی کے ایسے فعل پر اسے اپنی ہنسی کا نشانہ بنانے کا کوئی حق نہیں۔ جو بامر مجبوری تم سے بھی صادر ہوتا رہتا ہے۔

سخت گیری:

ایک مرتبہ مدینہ میں قرابت کی بہت سی عورتیں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی بے تکلفی سے اپنے خاوندوں کے خلاف اور اپنے حقوق کے متعلق ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سن سن کر مسکراتے جا رہے تھے کہ اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضورؐ کی خدمت میں تشریف لے آئے اُن کا آنا تھا کہ سب مستورات جلدی سے اٹھ کر چل دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس طرح تیزی سے بھاگنے پر حضرت عمرؓ کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے جا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔

"خدا حضورؐ کو ہمیشہ خوش اور خنداں رکھے۔ حضورؐ مجھے دیکھ کر کیوں ہنس رہے ہیں؟"

حضورؐ نے فرمایا۔ "مجھے ان عورتوں پر تعجب اور ہنسی آرہی ہے کہ تمہاری آواز سنتے ہی سب فوراً آڑ میں چھپ گئیں"۔

یہ سن کر حضرت عمرؓ نے مستورات کی طرف زور سے مخاطب ہو کر کہا۔ "اے جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور خدا کے رسولؐ سے نہیں ڈرتیں"۔

اس پر سب نے آڑ کے پیچھے سے جواب دیا۔ "تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بہت سخت گیر ہو۔"

(سیرت رسولؐ جلد اوّل از سید سلیمان ندوی)

پہلوانی میں مہارت:

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں خوش طبعی، مزاح اور مجلس کی جائز تفریحات میں شرکت کے سلسلہ میں امت کے لئے اسوۂ حسنہ قائم فرمایا۔ وہاں ورزش گھوڑ دوڑ، تیراندازی، اور پہلوانی میں بھی کمال پیدا کر کے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اپنی امت کو اس قسم کی کھیلوں ورزشوں اور دیگر مفید تفریحات میں کمال پیدا کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی کتب میں یہ تذکرہ ملتا ہے کہ حضور کو فنون جنگ میں مہارت رکھنے کے علاوہ پہلوانی میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا آپ کشتی بھی خوب لڑ سکتے تھے۔ عرب کا ایک مشہور پہلوان رکانہ نامی تھا۔ جس کی دھاک دور دور تک بیٹھی ہوئی تھی اور کوئی اس سے کشتی نہیں لڑ سکتا تھا۔ اُس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چیلنج کیا کہ اگر محمد مجھ کو کشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔

آپؐ نے سن کر فرمایا۔ "بہت اچھا میں تیار ہوں"۔

چنانچہ کشتی ہوئی اور حضورؐ نے اسے چت کر دیا۔ وہ پھر اٹھا۔ حضورؐ نے پھر اٹھا کر دے مارا۔ تیسری دفعہ پھر آیا اور اب کے پھر حضورؐ نے اسے زمین پر دے مارا اس پر وہ کھسیانہ ہو کر بولا۔

"آپؐ کی شان واقعی عجیب ہے مگر میں اپنا دین نہیں بدل سکتا"۔

اسی طرح ابوالاسود نامی پہلوان بھی آپؐ کے مقابل پر آیا۔ مگر حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہلی جست میں ہی ایسا پچھاڑا کہ وہ اٹھ نہ سکا۔

(بحوالہ رسالہ "خاتونِ پاکستان" "سیرت رسولؐ نمبر" ۱۹۶۴ء)

اوپر بیان کردہ واقعات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کا اکثر ذکر آتا ہے۔ اس کے متعلق یاد رہے کہ حضورؐ اکثر مسکراہٹ پر اکتفا فرماتے اور اکثر اوقات چہرہ متبسم ہو جاتا اور جب کبھی ہنستے تو کبھی قہقہہ مار کر نہ ہنستے تھے جب بھی ہنستے فقط اگلے دندانِ مبارک اور کچلیاں نظر آکر چمکنے لگتیں۔ مگر زوردار آواز یا قہقہہ آپؐ کبھی نہ مارتے اور نہ ہی دہن مبارک پورا کھولتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:-

"مَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَاحِکًا حَتّٰی أَرٰی مِنْہُ لَہَوَاتِہٖ إِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ"

کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جس سے حلق بھی کھل جائے بلکہ آپ اکثر مسکرایا کرتے تھے۔ (بخاری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک ہنسی مزاح اور خوش طبعی کو پسند فرمایا ہے اور اس میں حصہ بھی لیا۔ مگر اس کے مکروہ اور نقصان دہ پہلوؤں سے منع فرمایا اور ہمیشہ اجتناب کروایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نے عرض کی:۔

"یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا الْحَقَّ"

کہ اے رسول خدا! آپ ہم سے کھیل کرتے اور مزاح فرماتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ہاں مگر ہنسی مذاق میں بھی کبھی جھوٹ کا استعمال نہیں کرتا۔ بلکہ سچ بات کہتا ہوں۔

ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کسی کا سونٹا مذاق کے طور پر چھپا دیا۔ اور یوں ظاہر کیا کہ انہیں علم نہیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپؐ نے ایسے کھیل یا مذاق سے منع فرمایا۔ جس میں جھوٹ استعمال کرنا پڑے یا مثلاً ایک پارٹی محظوظ ہو رہی ہو جبکہ دوسری پارٹی اذیت اور ذہنی تکلیف محسوس کر رہی ہو۔

محدثین نے لکھا ہے کہ کثرت سے مذاق کرنے سے انسان ہر وقت ہنسی کرنے میں رہتا ہے جس سے انسانی رعب و وقار جاتا رہتا اور دل میں قساوت پیدا ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بے توجہی پیدا ہوتی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کا معمول:

اس بارے میں صحابہؓ کا تعامل کیا تھا اس کے متعلق حدیث کی کتب میں آتا ہے:۔

"سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ ابْنُ سَعْدٍ اَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا۔"

(مشکوٰۃ باب الضحک)

حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ کیا صحابہؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں ہنسی مذاق کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط تھا اور بلال ابن سعد کہتے ہیں وہ تو بڑے کاموں والے تھے ہاں بعض سے بعض ہنسی بھی کرتے اور مزاح میں بھی حصہ لیتے تھے لیکن جب رات آتی تو تارک دنیا ہو جاتے۔ اور عبادت میں مصروف رہتے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شگفتہ مزاجی اور لطائف و مزاح کی چند مثالیں پیش برائے ملاحظہ ہیں:۔

لطائف صحابہ رضی اللہ عنہم:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی صحابیؓ نے شکایت کی۔ فلاں گھوڑا میدان جہاد میں نہ آگے بڑھتا ہے اور نہ پیچھے ہٹتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے مسکرا کر جواب میں فرمایا۔ "اُسے منافق نہ سمجھا۔ کیونکہ منافق کبھی آگے بڑھتا ہے اور کبھی پیچھے ہٹتا ہے۔"

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا۔ "تلوار بنانے کے لئے اچھا لوہا نہیں ملتا"۔ آپؓ نے فرمایا۔ "اللہ والوں کے ہاتھوں کی ہڈیوں کو لوہا سمجھو"۔ جواب ملا۔ "ہڈیاں لوہا تو نہیں بن سکتیں"۔ آپؓ نے فرمایا۔ "محنت کرنے والوں کے ہاتھ لوہے سے زیادہ سخت اور موم سے زیادہ نرم ہوتے ہیں"۔

(۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا۔ "محبت کیا چیز ہے؟" آپؓ نے فرمایا۔ "محبت کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے دانت یا ہاتھ سے کاٹا جا سکے یعنی سچی محبت توڑی یا کاٹی نہیں جا سکتی"

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کسی مسئلہ پر غور فرما رہے تھے کسی بے تکلف دوست نے عرض کی۔ "آپ تو دیواروں کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے کتاب پڑھ رہے ہوں"۔ آپؓ نے جو کچھ فرمایا۔ "ہاں یہ دیوار بھی کتاب ہے جس طرح تیری زبان قینچی ہے اور تیری زبان چاہے تو دنیا کی کتاب کو بھی کتر سکتی ہے"۔

(۵) حضرت زیدؓ بن حارثہ بیمار رہا کرتے تھے بہت علاج کرایا۔ شفا نہ ہوئی۔ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہنے لگے۔ "میری بیماری کے لئے کوئی دوا تجویز فرما سکیں تو فرما دیجئے!" حضرت علیؓ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ دی:

"کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ"

اور فرمایا۔ "جب کوئی دوا کارگر نہ ہو تو میں تمہاری جگہ ہوتا تو اسی کو اپنی دوا سمجھتا۔"

(۶) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کشمش اور کھجور بہت پسند فرماتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک مرتبہ ان کی دعوت کی تو اس میں صرف کھجوریں اور کشمش تھیں آپ نے اس خوش ذوقی کی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو داد تو دی مگر یہ بھی فرمایا کہ "مجھے کھجور اور کشمش پسند تو ہیں مگر میں انہیں خوراک نہیں سمجھتا۔ صرف ذائقہ بتاتا ہوں۔ نمک نہ ہو تو میٹھا بھی بے مزہ ہو جاتا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جب یہ سنا تو اچھی خاصی مقدار میں نمک کی ڈلیاں لے آئے جو کہیں سے آئی تھیں۔ حضرت امام حسنؓ مسکرائے اور فرمایا۔ "عبداللہؓ تم ہر معاملہ میں افراط کے قائل معلوم ہوتے ہو۔"

(۷) حضرت امام حسنؓ کی جوانی کے ایام تھے ان کے ساتھی نیزہ بازی کی مشق کر رہے تھے۔ حضرت حسنؓ کے مرتبہ کا پاس کرتے ہوئے انہیں جج مقرر کیا گیا کہ کون نیزہ بازی میں اوّل آتا ہے۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا۔ "میں فیصلہ نہیں کرنا چاہتا بلکہ خود مقابلہ میں حصہ لینا چاہتا ہوں جج بنا کر مجھے کیوں بزرگ بناتے ہو۔ حالانکہ میں خود نیزہ بازی کھیل سکتا ہوں"

(ملخص از آستانہ رسولؐ)

احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیر و تفریح کے لئے بادیہ اور باغ میں تشریف لے جایا کرتے تھے (اور صحابہ) آپ کے صحابہؓ آپ کو تلاش کرتے ہوئے وہاں خدمت عالیہ میں پہنچ جاتے تو آپ انہیں بھی اپنی سیر و تفریح، بے تکلفی اور مزاح وغیرہ میں شامل فرما لیتے تھے ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا۔ کہ غلاموں کے آ جانے سے آقا کی طبیعت میں تکدر پیدا ہو جاتا ہو یا آپ کی طبیعت میں انقباض آتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے بیان فرمایا:۔

"کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دائم البشر"

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ رو کشادہ جبیں رہتے۔ اور خندہ پیشانی سے ہر ایک سے ملتے تھے اور سب کی ہمدردی اور محبت سے دلداری فرماتے تھے۔

مزاح اور ہنسی کی حدود:

خلاصہ یہ کہ اسلام کے مقدس بانی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاح، شگفتہ مزاجی اور خوش مزاجی سے منع کرنے کی بجائے پسند فرمایا ہے اور خود اس پر عمل بھی فرمایا ہے کیونکہ یہ ایک فطری جذبہ ہے جسے دبانا فطرت کے خلاف ہے۔ ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے محدود فرما دیا ہے اور احتیاطاً کچھ قیود لگا دیں۔ مثلاً ایسا مذاق اور ہنسی و مزاح نہ کیا جائے:۔

(۱) جس میں جھوٹ کی آمیزش ہو۔

(۲) جس میں دوسرے فریق کی تحقیر مدنظر ہو بلکہ ایسا مذاق ہو جس میں دوسرا بھی خوشی محسوس کرے۔

(۳) ایسا مزاح نہ ہو جس میں دوسرے کو ذہنی یا قلبی کوفت ہو۔

(۴) مذاق کی اتنی کثرت نہ ہو کہ یاد خداوندی سے دل غافل ہو جائیں۔

(۵) ایسا مذاق نہ ہو جس کے نتیجہ میں اسلامی معاشرہ بگڑنے کا ڈر ہو اور اخلاق پر برا اثر پڑتا ہو۔

اللّٰھم صلّ علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید۔

○

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ خالد نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ، علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا

سالانہ چندہ [illegible] روپے

(مینیجر خالد ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۴-۵-۶ نومبر میں تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے! (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں چندہ دینے والے اصحاب

مبلغ ۔/۲۰۰ روپے یا اس سے زائد رقم تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں ادا کرنے والے معطی حضرات کی قسط نمبر ۱۱ درج ذیل ہے۔ گیسٹ ہاؤس کی عمارت پر نصب ہونے والی سنگِ مرمر کی یادگار تختی پر ایسے تمام حضرات کے اسمائے گرامی کندہ کروائے جا رہے ہیں۔ جو احباب اپنے یا اپنے والدین یا فوت شدہ عزیز و اقارب کے نام اس یادگار تختی پر محفوظ کروانا چاہتے ہوں ان کے لئے ابھی موقعہ ہے کہ مبلغ ۔/۲۰۰ روپے یا اس سے زائد رقم ادا کر کے اس کارِ خیر میں شامل ہوں اور آنے والی نسلوں کیلئے یادگار چھوڑ جائیں:۔

۱۔ ملک عطاء محمد صاحب مرحوم جا ملکے چیمہ منجانب ملک انور احمد صاحب (پسر) راولپنڈی۔ ۔/۲۰۰

۲۔ منشی فتح دین صاحب مرحوم و راج بی بی صاحبہ مرحومہ منجانب پسر مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل قادیانی وزیر آباد ۔/۲۰۰

۳۔ حکیم فضل الرحمن خان صاحب مرحوم سابق مبلغ افریقہ منجانب لطف المنان خان صاحب (پسر) لاہور ۔/۲۰۰

۴۔ حافظ غلام علی صاحب مرحوم ہسولہ ضلع جہلم منجانب مرزا محمد حسین صاحب (پسر) سوسائٹی کراچی ۔/۳۰۰

۵۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب خالدِ احمدیت منجانب مکرم عطاء المجیب صاحب راشد (پسر) مبلغ جاپان ۔/۳۰۰

۶۔ چوہدری عمر دین صاحب منجانب نثار احمد صاحب ایڈووکیٹ چشتیاں ضلع بہاولنگر ۔/۳۰۰

۷۔ قاضی سعید احمد صاحب زعیم انصار اللہ صف دوم منڈی بہاؤالدین ۔/۳۱۳

۸۔ امۃ الہادی صاحبہ (بیگم محمد رشید الدین صاحب ایم ۔ اے) نگران صدر لجنہ قیادت کراچی ۔/۳۰۵

۹۔ کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب مرحوم امیر جماعت کیمل پور منجانب سلطان رشید خان صاحب پسر صدر جماعت احمدیہ کوٹ فتح خان ضلع کیمل پور ۔/۵۰۰

۱۰۔ شیخ جان محمد صاحب مرحوم منجانب میجر منظور احمد صاحب (پسر) ساہیوال شہر ۔/۳۰۱

۱۱۔ میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب ساہیوال شہر ۔/۱۰۰۲

۱۲۔ بابو محمد بخش صاحب والد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت منجانب چوہدری محمد صادق صاحب دار النصر ربوہ ۔/۳۱۲

۱۳۔ نانا حضرت مولوی وزیر الدین صاحب مرحوم، برادر غلام رسول صاحب ٹھیکیدار مرحوم، برادر حمید الدین صاحب شہید بی ۔ اے بی ٹی، خالہ چراغ بی بی صاحبہ مرحومہ و برکت بی بی صاحبہ مرحومہ ہمشیرہ عزیزہ بیگم صاحبہ مرحومہ و عزیزہ بیگم صاحبہ منجانب حکیم محمد جمیل صاحب راولپنڈی ۔/۱۰۰۰

۱۴۔ ملک منور احمد صاحب جاوید مغلپورہ لاہور ۔/۳۰۰

اللہ تعالیٰ ان حضرات کی قربانی کو قبولیت سے نوازے ۔ آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

صنعتی نمائش بر موقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امسال بھی انشاء اللہ العزیز خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ایک صنعتی نمائش کا انتظام کیا جا رہا ہے تمام مجالس سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کی اس میں نمائندگی کروائیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اشیاء لانے والی مجالس میں دو انعامات اور انفرادی طور پر خدام میں تین انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

امید ہے خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس نمائش کو کامیاب بنائیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے پروگرام کی ایک جھلک

۱۔ پرچہ قرآن کریم جو پارہ اوّل، نماز اور آخری دس سورتوں کے ترجمہ پر مشتمل ہوگا۔ ہر خواندہ بہن اپنے ساتھ قلم یا پنسل لے کر آئیں۔ کاغذ لانے کی ضرورت نہیں نیز آخری دس سورتیں حفظ بھی کرنے کی کوشش کریں۔

۲۔ تقریری مقابلہ۔ عنوانات سرکلر میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ فی تقریر ۵ منٹ۔

۳۔ بیت بازی کا مقابلہ۔

۴۔ فی البدیہہ تقریری مقابلہ۔ وقت فی تقریر ۳ منٹ

۵۔ حسن قرأت کا مقابلہ جس کے لئے سورہ رحمٰن کا پہلا رکوع رکھا گیا ہے۔ رکوع زبانی یاد ہونا چاہیئے۔

۶۔ انگریزی تقریری مقابلہ۔ عنوانات سرکلر میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ وقت فی تقریر ۵ منٹ۔

۷۔ مقابلہ حدیث و فقہ جو چہل حدیث اور نبراس المومنین اور فقہ کے بنیادی مسائل پر مشتمل ہوگا۔

۸۔ مقابلہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو الوصیت اور کشتی نوح پر مشتمل ہوگا۔

۹۔ تاریخ اسلام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات۔

۱۰۔ تاریخ احمدیت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات۔ (نصاب سیرت مسیح موعود علیہ السلام۔ رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

۱۱۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ حصہ اوّل۔

۱۲۔ عام معلومات کا مقابلہ۔ جس میں عام معلومات۔ دینی معلومات اور ذہانت کے متعلق سوال پوچھے جائیں گے۔

۱۳۔ مضمون نگاری کا مقابلہ۔ مضامین پندرہ اکتوبر تک پہنچ جانے چاہئیں۔

۱۴۔ نمائندگان کا خطاب۔ لیکن اجتماع سے قبل لجنات کی طرف سے تحریری اطلاع آنی چاہیئے کہ ہماری لجنہ کی طرف سے فلاں نمائندہ اس موضوع پر خطاب فرمائیں گی۔

۱۵۔ الف۔ ناصرات کے معیار اوّل اور معیار دوم کے تقریری مقابلہ جات۔

ب۔ ناصرات الاحمدیہ کا حفظِ قرآن کا مقابلہ جو سورہ رحمٰن کی ابتدائی دس آیات یا سورہ الاعلیٰ سے ہوگا۔

ج۔ لجنہ کے ترجمہ قرآن کے پرچہ میں ناصرات الاحمدیہ معیار اوّل کی لڑکیاں شامل ہو سکتی ہیں۔

د۔ ناصرات کی کھیلیں۔

ھ۔ ناصرات کا تحریری معلوماتِ دینیہ کا مقابلہ۔

و۔ ناصرات کا دستکاری کا مقابلہ جس میں رومال پر پھول کاڑھنا ہے۔

ز۔ ذہانت کا تحریری مقابلہ۔ ح۔ اشعار خوانی کا مقابلہ۔

ط۔ پہیلیاں بوجھنے کا مقابلہ۔ تفصیل اپنی سیکرٹری ناصرات مقامی سے حاصل کریں۔ اور شامل ہونے والی بچیوں کے نام جلد از جلد بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم مبشر احمد صاحب دار الرحمت شرقی الف ربوہ کی والدہ محترمہ پیٹ میں سوزش اور خارش کی وجہ سے تین ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

۲۔ مکرم سید محمد حسین صاحب دار الرحمت شرقی الف ربوہ عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

۳۔ مکرم مستری محمد یوسف صاحب دار النصر شرقی کا بیٹا عزیز محمد الیاس قریباً دو سال سے آنکھوں کی ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بینائی زائل ہو رہی ہے۔

۴۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم منڈی پانچ ماہ سے لکووں کی تکلیف میں مبتلا ہیں مرض شدت اختیار کر چکی ہے۔ قارئین کرام سب احباب کے لئے دعا فرمائیں۔

قائدین اضلاع سرائے خدمت کی فوری وصولی کیلئے کوشش فرماویں۔ (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام نے ایک ایسا مکمّل نظام پیش کیا ہے جس میں سُود کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی

اور

دُنیا سُود کی تمام مضرّتوں سے بھی نجات پا لیتی ہے

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"سُود کی ضرورت مندرجہ ذیل اسباب کی وجہ سے ہوتی ہے:-

(۱) غریب انسان اپنے گذارہ کے لئے قرض لیتا ہے۔

(۲) تاجر صنّاع یا زمیندار اپنے کاروبار کو وسعت دینے کے لئے قرض لیتا ہے۔

(۳) ایک صاحبِ جائیداد مصیبت زدہ جس کے پاس نقد روپیہ موجود نہیں کسی ناگہانی آفت سے بچنے کے لئے قرض لیتا ہے۔

(۱) ظاہر ہے کہ غریب انسان جو آٹھ روپے کما نہیں سکتا وہ آٹھ روپے سُود پر لے کر تو کہاں سے ادا کرے گا؟ چنانچہ کسانوں کی موجودہ حالت اس حماقت کو کلّی طور پر ظاہر کر رہی ہے۔ ایک مرتے ہوئے انسان کو مارنا انتہا درجہ کا ظلم ہے۔ جو پہلے ہی مر رہا ہے اُس پر اور بوجھ لاد دینے کا کیا مطلب ہوا۔ آخر اس ظلم کے نتیجہ میں ایک اَور ظلم پیدا ہوتا ہے یعنی جب مقروض قرضہ نہیں دے سکتے تو وہ قرضہ سے کُلّی طور پر انکار کر دیتے ہیں۔

(۲) تاجر یا صنّاع یا زمیندار اپنے کاروبار کو وسعت دینے کے لئے قرض لیتا ہے۔ زمیندار کی صورت میں اگر یہ قرض جائیداد کی بہتری کے لئے لیا گیا ہو تو اسلام نے رہن کی صورت کو جائز رکھا ہے۔ اس تدبیر سے اس نے ایک طرف تو لوگوں کو اتنا قرض اُٹھانے سے جسے ادا کرنا اُن کی طاقت سے باہر ہو روک دیا ہے اور دوسری طرف جائز ضرورت کے پورا کرنے کا راستہ بھی کُھلا رکھا ہے۔

ایک تاجر اور صنّاع کے لئے دوسرے لوگوں کو شریکِ کار کرنے کا راستہ کُھلا ہے۔ اگر اسے سُود سے کاروبار بڑھانے کی اجازت دی جائے اور وہ اپنی تجارتی کوشش میں ناکام رہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے لوگوں کا روپیہ ضائع جائے گا اور اگر کامیاب ہو تو بے انتہا دولت ایک ہاتھ میں جمع ہو جائے گی جو انصاف اور ضروریاتِ تمدّن دونوں کے خلاف ہے۔

(۳) تیسری صورت ایسی ہے کہ جسے ایک حد تک جائز قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس پر نہ وہ اعتراض پڑتا ہے جو پہلی صورت پر پڑتا تھا کہ یہ دے گا کہاں سے اور نہ وہ اعتراض پڑتا ہے جو دوسری صورت پر پڑتا تھا یعنی یہ کیا حق رکھتا ہے کہ سب دُنیا کی دولت اپنی ذہانت سے سمیٹ کر اپنے گھر میں جمع کر لے۔ کیونکہ اس صورت میں ایک ایسا شخص قرض لیتا ہے جس کے پاس جائیداد ہے یا قابلیت کمانے کی موجود ہے لیکن ایک ناگہانی آفت کی وجہ سے اُسے ایک وقت میں اتنا روپیہ دینا پڑ گیا ہے جو اُس کے پاس جمع نہیں بظاہر عقل کہتی ہے کہ اُسے سُود پر قرض لینے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اُس کو سُود پر روپیہ قرض دینا ظلم بھی نہیں کیونکہ یہ صاحبِ حیثیت ہے اور یہ لوگوں کے روپیہ سے کھیلتا بھی نہیں کیونکہ اُس کے پاس جائیداد ہے یا وہ کوئی پیشہ ہے جو اسکے قرض کے ادا ہونے کے لئے کافی ضمانت ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ ایسے شخص کو سُود کی اجازت دے کر سود کا دروازہ کھول دینا زیادہ اچھا ہے یا ایسے شخص کے لئے کوئی دوسری صورت کھولنا؟ یقیناً اگر اس شخص کو اجازت ملے تو دوسری دونوں قسم کے لوگ اِس کی مثال پر اپنے لئے بھی سُود لینے کا فتویٰ دیں گے اور یہ لعنت دُنیا میں قائم رہے گی۔ پس اس کے لئے بھی کوئی اَور ہی راستہ کھولنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔

اسلام نے ان تمام باتوں کو مدِّ نظر رکھ کر ایک مفصّل تعلیم دی ہے۔ اس تعلیم کا مغز یہ ہے کہ (۱) ہر شخص کو کھانا کپڑا مکان اور علم میسّر ہونا چاہیئے (۲) کسی ایک شخص کے پاس بے انتہا دولت جمع نہیں ہونی چاہیئے (۳) روپیہ پیسہ کسی کے پاس جمع نہیں رہنا چاہیئے بلکہ اسے چکر کھاتے رہنا چاہیئے تاکہ سب لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں (۴) جن کو جائز ضرورتیں پیش آئیں اُن کے پورا کرنے کا سامان کرنا حکومت اور سوسائٹی کے ذمّہ ہے۔

نمبر ۲ کی شق کے ماتحت اُس نے تجارتی سُود کو منع کیا ہے کیونکہ بے انتہا دولت ہمیشہ سُود پر روپیہ لینے سے جمع ہوتی ہے اور اس طرح انسان دوسروں کے روپیہ سے ایک جُوا کھیلتا ہے اگر کامیاب ہُوا تو کروڑپتی ہو گیا اور اگر ہارا تو اُس کا روپیہ تو تھا نہیں قرضخواہ کیا کر لیں گے زیادہ سے زیادہ قید کرا دیں گے۔

اس کی دوسری شق کے ماتحت اس نے تقسیم جائیداد کا حکم دیا ہے یعنی ہر شخص کی جائیداد کو اُس کے وارثوں میں تقسیم کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ یہ جائز نہیں رکھا کہ کوئی شخص صرف ایک لڑکے کو جائیداد دے دے تاکہ جو کچھ بھی اس شخص نے کمایا ہے وہ ایک ہی ہاتھ میں جمع رہ کر ہمیشہ کے لئے ایک خاندان کے بعض افراد کو فوقیت نہ دے دے۔

نمبر اوّل کے ماتحت اس نے حکومت کو حکم دیا ہے کہ سب کے لئے کھانا کپڑا مکان وغیرہ مہیّا کرے اور اس کے لئے زکوٰۃ اور خراج وغیرہ کا سلسلہ جاری کیا ہے اور افراد پر صدقہ واجب کیا ہے۔

نمبر ۳ کے لئے اُس نے ورثہ اور زکوٰۃ کا سِلسلہ جاری کیا ہے اور سُود سے منع کیا ہے۔

اور نمبر ۴ کے لئے بھی زکوٰۃ اور صدقات کا سلسلہ اور رہن با قبضہ یا بیع سلم کا سلسلہ جاری کیا ہے۔

غرض ان اصول پر اُس نے ایک مکمل نظام تیار کیا ہے۔ اگر یہ مکمل نظام دُنیا میں جاری کیا جائے اور پھر کوئی نقص رہ جائے تب تو اسلام کی تعلیم پر اعتراض ہو سکتا ہے ورنہ نظام تو مغربی جاری ہو اور اسلام پر اعتراض ہو کہ اُس نے سُود سے منع کر کے اُس کا علاج کیا بتایا ہے ایک لغو اور بیہودہ فعل ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۶۳۴، ۶۳۵)

فضلِ عُمر باسکٹ بال کلب ربوہ کی نمایاں کامیابی

فضلِ عمر باسکٹ بال کلب ربوہ نے ڈویژنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقدہ ۲۶/۹/۷۷ تا ۲/۱۰/۷۷ میں ربوہ کی نمائندگی کرنے کا اعزاز حاصل کیا اور ابتدائی میچوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد فائنل میچ میونسپل ڈگری کالج کلب فیصل آباد سے ہوا اور ۴۹ کے مقابلہ میں ۸۴ پوائنٹس حاصل کر کے ڈویژنل چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کرنے کی سعادت ٹھہری۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز کلب مذکور کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری فضلِ عمر باسکٹ بال کلب ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے ماموں جان مکرم کرم الٰہی صاحب بابل پراچہ پر عید کے روز دل کے عارضہ کا حملہ ہوا ہے۔ اب پہلے سے طبیعت قدرے بہتر ہے احباب جماعت ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(امۃ الرحمٰن پراچہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھیرہ)

ملتان کی قدیم و جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری
جیکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۷۳۸۸۳